بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

آج سے کوئی چالیس بیالیس سال پہلے مصطفیٰ کمال کی زیر قیادت ترکوں کی معاشرتی زندگی میں جو انقلابی تبدیلیاں کی گئی تھیں، ہم میں سے بہتوں کے لئے وہ اب ایک بھولی بسری داستان ہیں اور ہم اس کا اندازہ نہیں کرسکتے کہ اس زمانے میں جب مصطفیٰ کمال کی ان تبدیلیوں کی خبریں دوسرے مسلمان ملکوں میں پہنچتی تھیں، تو اکثر مسلمانوں پر کس طرح سکتہ طاری ہوجاتا تھا۔ اور وہ یہ باور کرنے لگتے تھے کہ بس اب قیامت قریب ہے، ترکی میں اس وقت جو کچھ ہوا، عام مسلمان یہ ماننے کو تیار نہ ہوتے تھے کہ ایک مسلمان ملک میں اس طرح کی دور رس اور بنیادی تبدیلیاں ہوسکتی ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ ترکی میں یہ تبدیلیاں ہوئیں اور ترک مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی انہیں قبول کیا۔ وہ مملکت جو صدیوں تک خلافت اسلامیہ کا مرکز رہی، اور جس کے تحفظ و بقا کے لئے مسلمانان پاک و ہند نے خالص دینی جذبے کے تحت بے مثال قربانیاں دی تھیں۔ آج وہ ایک ”سیکولر سٹیٹ“ ہے۔ اور اس کے باشندوں نے اس معاشرت کو جسے عام طور پر یورپی کہا جاتا ہے کم و بیش اپنا لیا ہے۔

یہ پہلی جنگ عظیم کے بعد کے واقعات ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد تمام مسلمان ممالک سیاسی آزادی حاصل کرتے ہی ایک ایک کرکے جس راہ عمل پر گامزن ہیں اور ان کی قیادتیں اپنے ہاں

جس قسم کی تبدیلیاں لا رہی ہیں، ہمارے اہل علم حضرات اُس سے ناواقف نہیں ہوں گے۔ بے شک مصر باوجود اس کے کہ اس میں جامعہ ازہر جیسی تاریخی، وسیع الاثر اور قدیم روایات کی پابند دینی درس گاہ موجود ہے، ''تجدید'' کے معاملے میں ایک عرصے سے بدنام رہا ہے - لیکن حال ہی میں دنیائے عرب کے سب سے قدامت پسند دو ملکوں یمن اور سعودی عرب میں جو سیاسی تغیرات ہوئے ہیں اور وہاں عنان حکومت جن لوگوں کے ہاتھ میں آئی ہے، اُس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان ملکوں میں ہوا کا رخ کدھر کو ہے۔ اور سیاسی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ وہاں معاشرت میں کس قسم کی تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔

یہ ملک تو ہم سے کچھ دور ہیں۔ خود ہمارے قریبی ہمسائے ملک افغانستان میں انہی دنوں جو معاشرتی انقلاب آرہا ہے - اس کی خبریں ابھی ہمارے ہاں زیادہ عام نہیں ہوئیں۔ لیکن جو لوگ افغانستان گئے ہیں، ان کا بیان ہے کہ افغان' ترکوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اگر یہی حالات رہے، جن کا رهنا قریب قریب یقینی ہے' تو چندسالوں میں افغانستان معاشرتی لحاظ سے اتنا بدل جائے گا کہ اسے پہچاننا مشکل ہوگا۔

اور یہ یاد رہے کہ یہ وہی افغانستان ہے' جہاں بعض معمولی معاشرتی تبدیلیوں پر امان اللہ خان جیسے محب وطن اور محب عوام حکمران کو تخت و تاج سے محروم ہونا پڑا تھا۔

مسلمان ملکوں میں یہ جو اس قدر دور رس معاشرتی تبدیلیاں کی جا رہی ہیں، ظاہر ہے ان کے اثرات ان ملکوں کی صرف عام معاشرت تک محدود نہیں رہیں گے۔ در اصل یہ معاشرتی تبدیلیاں نتیجہ ہیں بہت سے دوسرے عوامل کا، جو ایک عرصے سے ان ملکوں میں کارفرما ہیں۔ یقیناً معاشرت کے ساتھ ساتھ ان ملکوں کی معیشت بھی بدلے گی، سیاست بھی بدلے گی، ذهنیت بھی بدلے گی اور ان سب کا اثر لا محالہ ان ملکوں کے باشندوں کے معتقدات پر بھی پڑے گا۔ اور جیسا کہ آج عرب زعماء کہہ رہے ہیں۔ ان ملکوں کو قرون وسطیٰ سے نکال کر بیسویں صدی میں لایا جائے گا۔

ترکی اور ایران میں مذہب کے مقابلے میں قومیت کو جو تفوق حاصل تھا - وہ تو تھا ہی، اب عربوں کے ہاں بھی عرب قومیت کو مقام اولیت دیا جا رہا ہے اور اسلام کی حیثیت ثانوی رہ گئی ہے - غرض یہ سب ملک عقیدۃً قوم پرست اور عملاً جدت پسند (ماڈرنسٹ) ہوتے جا رہے ہیں - اور ان کی زندگی کا ہر شعبہ بڑی سرعت سے بدل رہا ہے -

یورپ و امریکہ میں جو کچھ بھی ہو، ہم اس سے قطع نظر کرسکتے ہیں کیونکہ '' ہم فی واد و نحن فی واد ''- لیکن آج ہمارے ارد گرد دوسرے مسلمان ملکوں میں یہ جو کچھ ہو رہا ہے ، کوئی انتہا درجے کا سادہ لوح ہی ہوگا، جو اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ ہم ان ملکوں سے الگ تھلگ رہ سکتے ہیں، اور یہ کہ ان دوررس تبدیلیوں کی صدائے باز گشت ہماری حدود سے آدھر ہی رہے گی- اور خاص طور سے جب وہ طبقے جو بالعموم ان تبدیلیوں کے عملی محرک بنتے ہیں ، ان مسلمان ملکوں سے کہیں زیادہ خود ہمارے ہاں موجود ہیں- یعنی جدید علوم کی درس گاہوں کے فارغ التحصیل طبقے جن کی تعداد میں گذشتہ ایک سو سال سے برابر اضافہ ہورہا ہے -

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پاکستان ان معنوں میں ایک قومی مملکت نہیں، جیسی کہ یہ مسلمان مملکتیں ہیں- ہماری قومیت کی بنیاد اسلام ہے اور جغرافیائی حدود اس کے بعد آتی ہیں- لیکن آخر پاکستان کی یہ اسلامی و قومی مملکت محض ایک نظری و خیالی مملکت تو نہیں - وہ ایک مادی حقیقت ہے جو آج کے زمان و مکان میں موجود ہے - اور اس زمان و مکان میں عمل و فکر کے جو دھارے بہہ رہے ہیں ، وہ ان سے متاثر ہوتی ہے - پھر جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا، اس کے اندر ایک کافی بڑا فعال طبقہ ایسا ہے، جو عہد حاضر اور اس کے نئے عملی و فکری تقاضوں کی پیداوار ہے - مزید برآں ان چند سالوں میں ہمارے ہاں بڑے وسیع پیمانے پر صنعتیں قائم ہوئی ہیں، اور ہم اس وقت صنعتی انقلاب سے، جو معاشرتی انقلاب کا پیش خیمہ ہوتا ہے، دو چار ہیں -

ہم اور مسلمان ملکوں کا نہیں کہتے ، لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، اس کے استحکام و ترقی کا تمام تر دارو مدار اس پر ہے کہ